دار الافتاء

شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ خاں مدنی

مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

۱۔ شرعاً بچے کی کفالت کا حقدار کون ہے؟

۲۔ نماز میں امام کا قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کرنا؟

مولانا محمد زکریا صاحب دار الحدیث چینیانوالی لاہور سے لکھتے ہیں :

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص عابد کی شادی پروین اختر سے ہوئی، پروین اختر سے عابد کی ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ بعد میں عابد فوت ہو گیا۔ پروین اختر کے والدین کچھ عرصہ بعد اپنی بچی پروین اختر کو مع بچی کے لے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ والدین، پروین اختر کو گھر بٹھائے رکھتے ہیں، بعد میں اس کی شادی کسی دوسری جگہ کر دیتے ہیں۔ اب بچی کے دادا (عابد کے والد) نے اپنی پوتی کو اس کے ننھیال سے لینے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ اس کی کفالت کریں۔ کیا وہ اس کے حقدار ہیں؟ ــــ بَيِّنُوا تُؤجَرُوا!

الجواب بعون الوہاب :

بلاشبہ حضانت (پرورش) میں سب سے زیادہ حقدار والدہ ہے۔ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

"اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ"

یعنی "خالہ بمنزلہ ماں ہے!"

اس سے معلوم ہوا کہ والدہ کو بچے کی پرورش میں احقیت حاصل ہے۔ صاحب تیسیر العلام مذکور حدیث سے ماخوذ و مستنبط مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"إِنَّ الْأُمَّ مُقَدَّمَةٌ فِي الْحِضَانَةِ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْطِهَا الْخَالَةَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ إِلَّا أَنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ بِكَمَالِ شَفَقَتِهَا وَبِرِّهَا" (جلد ۲ صہ ۳۰۵، ۳۰۶)

یعنی "ماں حضانت میں ہر ایک پر مقدم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی بیوی کی کفالت میں بنت حمزہ کو صرف اس بنا پر دیا تھا کہ خالہ قائم مقام ماں کے ہے۔ نیز اس لیے کہ خالہ میں احسان وسلوک اور شفقت ومحبت حد درجہ ہوتی ہے۔"

مذکور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کی شادی کے باوجود کفالت کا حق ساقط نہیں ہوتا۔ کیونکہ مذکورہ عورت، جس کی کفالت میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو دیا گیا تھا، وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

"اِبْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي۔"

یعنی "یہ بچی میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے!"

لیکن دوسری ایک روایت، جو مسند احمد اور ابوداؤد وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ اس کا سابقہ خاوند، جس نے اس کو طلاق دی تھی، اس سے بچہ چھیننا چاہتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكِحِي!"

یعنی "جب تک تو نکاح نہ کرے تو اس کی زیادہ حقدار ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے دوسری جگہ شادی کرنے سے حق حضانت ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مجیزین کا استدلال قصہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی ہے کہ جب ان کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تھی تو اُن کی

اولاد ان کے زیرِ کفالت تھی۔

بعض اہلِ علم نے ان مختلف روایات کو اس طرح جمع کیا ہے کہ مزوجہ کا خاوند اگر رضامندی کا اظہار کرے تو حقِ حضانت ختم نہیں ہو گا۔ بصورتِ دیگر ختم ہے۔ کیونکہ حقِ حضانت ختم ہونے کی بنیادی وجہ خاوند کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں کمی کا احتمال ہے۔

لہٰذا صورتِ مرقومہ میں پروین اختر کا (دوسرا خاوند) بچی کی کفالت پر راضی ہے تو یہ بچی والدہ کی کفالت میں رہے گی۔ بصورتِ دیگر دادا کو واپس کر دی جائے۔ هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم!

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نیل الاوطار جزء ۶ ص ۳۴۸ تا ۳۵۲۔

(حافظ ثناء اللہ خاں مدنی)

(۲)

سوال: بعض اہلحدیث مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ امام قرآنِ کریم سے دیکھ کر تراویح پڑھاتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ بیّنوا توجروا!

الجواب بعون الوھاب!

اقول وباللہ التوفیق: نماز میں قرآنِ کریم کی زیادہ سے زیادہ قراءت کر کے قیام کو طویل کرنا امرِ مستحب ہے۔ نیز آنحضرت علیہ السلام نے طویل قیام والی نماز کو افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح ابنِ خزیمہ ج ۲ ص۱۸۶ حدیث ۱۱۵۵۔ اور السنن الکبرٰی للبیہقی ج ۳ ص ۸ اور قیام اللیل للمروزی ص۱۵ میں ہے:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ؟ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ"

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ "کونسی نماز افضل ہے؟" تو آپؐ نے جواباً فرمایا، "لمبا قیام!""

نیز احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اسقدر